زہیر بن حرب اور شجاع بن مخلد نے اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) سے روایت کی، کہ انہوں نے کہا: مجھے ابو حیان نے حدیث بیان کی، کہا: یزید بن حیان نے مجھ سے بیان کیا کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم (تینوں) حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے۔ **جب ہم ان کے قریب بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، انؐ کی بات سنی ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ان کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی ہے۔ زید ہمیں رسولؐ اللہ سے سنی ہوئی (کوئی) حدیث سنائیے۔**

(حضرت زید نے) کہا: بھتیجے! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے، زمانہ بیت گیا، رسولؐ اللہ کی جو احادیث یاد تھیں ان میں سے کچھ بھول چکا ہوں، اب جو میں بیان کروں اسے قبول کرو۔ اور جو (بیان) نہ کر سکوں تو اس کا مجھے مکلف نہ ٹھہراؤ۔ پھر کہا:

رسولؐ اللہ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک پانی کے کنارے جسے خُم کہا جاتا تھا، ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناہ کی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: اس کے بعد لوگو! سُن رکھو کہ میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا قاصد (اس کا بلاوا لے کر) میرے پاس آئے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ **میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ تم اللہ کی کتاب کو لے لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو! آپؐ نے کتاب اللہ پر بہت زور دیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: اور میرے اہلبیتؑ، میں اپنے اہل بیتؑ کے معاملے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیتؑ کے معلاملے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیتؑ کے معاملے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔**

حصین نے ان سے کہا: زید! آپؐ کے اہل بیتؑ کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج آپؐ کی اہلِ بیت نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: آپؐ کی ازواج آپ کے اہلبیتؑ میں سے ہیں لیکن آپؐ کے اہل بیتؑ میں ہر وہ شخص شامل ہے جس پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ اس نے کہا: وہ کون ہے؟

(حضرت زید نے) کہا: **وہ آلِ علی ابنِ ابی طالبؑ، آلِ عقیل ابنِ ابی طالب، آلِ جعفر ابن ابی**

طالب اور آلِ عباسؑ ابن عبد المطلبؑ ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ سب صدقے سے محروم رکھے گئے ہیں؟ کہا: ہاں۔

(صحیح مسلم، جلد4، صفحہ 563، حدیث 6225)